سوال

(36) خطبہ جمعہ وغیرہ میں واسطے سمجھانے عربی نہ جاننے والوں   لئے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس امر میں کہ خطبہ جمعہ وغیرہ میں واسطے سمجھانے عربی نہ جاننے والوں کے خطبہ عربی کا اُردو پنجابی یا فارسی میں حسب حاجت ترجمہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اقوال وباللہ احول ماہران شریعت پر مخفی نہیں کہ خطبہ لغت عربیہ میں وعظ و نصیحت کو کہتے ہیں جیسا کہ عبارات کتب لغت سے ظاہر ہے۔

الخطب والمخاطبة والتخاطب المراجعة فی الکلام ومنه الخطبة والخطبة لکن تختص بالموعظه والخطبة للطلب المرأة انتھی مافی مفردات القرآن للامام راغب بن الحسین مختصراً خطبة بالضم: کلام کہ درستائش خداوند نعت نبی ﷺ وموعظت خلق باشد ونثر مسجع انتھی مافی منتھی الارب الوعظ والموعظة ھو مقترن بتخویف وقال الخلیل وھوالتذکر بالخیر فیما یرق به القلب قال اللہ عزوجل یعظکم لعلکم تذکرون وقال قدجاتکم موعظة من ربکم الیٰ اٰخرمافی مفردات القرآن۔

پس یہ بات ثابت ہوئی کہ خطبہ وعظ کو کہتے ہیں اور غرض وغایت درس ووعظ قرآن مجید وحدیث شریف سے یہ ہے کہ سامعین وعظ سن کر اس سے پند پذیر و عبرت گیر ہوں اور مطلب و معنی آیت وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیه و معنی اٰیة وانزلناہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور وغیرھا کے اسی پر دال ہیں کہ سامعین غیر عربی دان کو بدون سمجھانے معنی اور واقف کرانے اس کے عبارت درس ووعظ سے کچھ حاصل نہیں اسی لحاظ سے خدائے تعالیٰ نے فرمایا وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه لیبین لھم الایة وبیان مستلزم تفہیم و تفہم کو ہے اور بغیر قصد تفہیم و تفہم کے درس ووعظ معریٰ عن المقصود ہوگا۔ کمالا یخفی علی المتامل اما بالنسبة الی عامة الخلق فھوانه تعالیٰ ذکر انه مابعث رسولا الی قومه الا بلسان اولئک القوم فانه متی کان الامر کذالک کان فھمھم لاسرار تلک الشریعة ووقوفھم علی حقائقھا اسھل وعن الغلط والخطاء ابعد انتھی مافی التفسیر الکبیر مختصرا قوله لیبین لھم ما امروا به فیتلقونه منه یسرو سرعة انتھی مافی تفسیر ابی السعود (الی ان) ثم ینقلوہ ویترجموہ لغیرھم انتھی مافی البیضاوی اور فرمایا سورہ نحل میں ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون قوله لعلکم تذکرون لیس المراد منه الترجی والتمنی فان ذلک محال علی اللہ تعالیٰ فوجب ان یکون معناہ ان اللہ تعالیٰ یعظکم لاراوة ان تتذکرو اطاعة انتھی مافی التفسیر الکبیر لعلکم تذکرون طلباً لان تتعظوا بذلک انتھی مافی تفسیر ابی السعود۔ پس ان تفاسیر سے صاف ظاہر وواضح ہوا کہ بدوں سمجھنے معنی کے تذکر واتعاظ متعذر و دشوار ہے۔ بنا بر اس کے ترجمہ وعظ ودرس وخطبہ کا غیر عربی دان کے واسطے ضرور چاہیے اور وعظ وخطبہ بدوں ترجمہ کے واسطے سامعین غیر عربی دان کے برائے نام ناکام وغرض نا تمام ہوگا۔ کیوں کہ درس ووعظ خطبہ واسطے تفہیم و تفہم سامعین کے موضوع ومقرر ہوتا ہے کہ سامع بوجھ و سمجھ کر متنبہ ہو جاوے اور براہِ راست آجاوے اسی نظر سے آنحضرت ﷺ

نے خطبہ حج وجمعہ وغیرہ میں فرمایا: فلیبلغ الشاھد الغائب اور بے سمجھ کیا پہنچاوے گا۔ قاضی بیضاوی نے لیبین لھم کے تحت تصریحا لکھ دیا یفقھوہ ثم ینقلون ویترجموہ لغیر ھم محض اس لیے کہ جب تک واعظ وخطیب کا وعظ وبیان سامعین کے مرکوز خاطر نہ ہوگا۔ محض لغو و بیکار ہوگا کیوں کہ جو غرض شارع کی اس خطبہ و وعظ سے تھی، وہ فوت ہوگئی۔ کمالا یخفی علی المتامل المتفطن اگر کوئی کہے کہ نماز میں بھی قاری کو چاہیے کہ مقتدی کے واسطے ترجمہ قرأة کا کرے تاکہ وہ اس کے معنی سمجھ بوجھ لے۔ تو یہ قیاس مع الفارق ہے کیوں کہ قرآن کا پڑھنا امام و مقتدی دونوں پر نماز میں واجب ہے۔ حسب ارشاد خداوند کریم کے فَاقْرَئُ وْامَاتَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ پس امر وجوبی صیغہ فاقروا سے واضح ہو کہ ہر نمازی کو خواہ امام ہو یا مقتدی نظم قرآن کو خاص عربی منظوم کا نام ہے جو بنقل و تواتر ہم تک پہنچا، پڑھنا ضرور ولابد ہے۔ اور زبان فارسی وغیرہ میں ترجمہ اس کا نماز میں کرے تو منقول خاص متواتر باقی نہ رہے گا، کیوں کہ اس پر اطلاق قرآن کا نہ ہوگا تو خلاف ماموربہ کا لازم ہوگا۔ پس اسی سبب سے ترجمہ قرآن کا نماز میں پڑھنا ممنوع محظور ہوگا۔ کمالا یخفی علی ماہری الشریعۃ علاوہ ازیں نماز ذکر ہے اور خطبۃ تذکیر ذکر اور تذکیر کا حکم ایک کب ہوسکتا ہے احناف کرام نے بھی خطبہ کو بزبان عربی منحصر نہ رکھا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور صاحبین اس پر متفق ہیں، وبعض حنفیہ نے لکھا ہے کہ صاحبین نے وقت عجز جائز رکھا نہ بلا عجز۔ لیکن قول امام اعظم صاحب کا معتمد ہے۔

تتمھم لم یقید الخطبۃ بکونھا بالعربیۃ اکتفاء بما قدمہ فی باب صفۃ الصلوٰۃ من انھا غیر شرط ولو مع القدرۃ علی العربیۃ عندہ خلافا لھما الا عند شرطاھا حیث عند العجز انتھی مافی الشامی قولہ وشرطا عجزہ المعتمد قولہ ای الامام ابی حنفیۃ انتھی مافی الطحطاوی اور ہرگاہ نص مذکور مساعد ترجمہ کا واسطے غیر عربی دان کے ہوا تو پھر اگلے پچھلے سے ہم کو باک نہیں۔ تلک امۃ قد خلت لھا ماکسبت ولکم ماکسبتم ولاتسئلون عما کانوا یعملون۔ واللہ اعلم وہو الموفق للصواب فلیعتبروا اولوالنھی والالباب۔

سید محمد نذیر حسین... سید عبدالسلام... سید محمد ابوالحسن

ھذا الجواب صواب لامریۃ فیہ واما احتجاج المانعین للجواز بانہ لم ینقل الینا عن احد من السلف انہ ترجم بلسان الاعاجم فمنقوض بانہ لایلزم من عدم النقل عدم الثبوت علی ان ماروا ہ مسلم عن جابر بن سمرۃ من انہ کانت للنبی ﷺ خطبتان یجلس بینھما یقرأ القراٰن ویذکر الناس وفی روایۃ یعظھم صریح فی الجواز فان اثر الوعظ والتذکیر فی بلاد العجم لایمکن حصولہ الا بالترجمۃ۔

عبدالتواب

چونکہ خطبہ میں شارع کی طرف سے کوئی تعین کلمات کی وارد نہیں ہوئی بلکہ فقط حمد وثناء بما ہو اہلہ اور تذکیر بالقرآن اور امر بالمعروف وارد ہوا ہے اور تذکیر عوام اہل ہند کو بغیر ترجمہ کے ممکن نہیں اس لیے بموجب دلائل فتوے بالا خطبہ میں ترجمہ قرآن کا کرنا اور وعظ کہنا اور امر بالمعروف کرنا زبان ہندی میں جائز ہے۔ فقط حررہ محمد تغمہ اللہ الصمد بالرحمۃ والفضل المؤید

خادم شریعت رسول الاداب ابو محمد عبدالوہاب

مقصود شارع کا شریعت خطبہ سے صرف پند و موعظت ہی ہے پس جب خطبہ اس مقصود سے خالی ہوگا، تو حقیقت میں وہ خطبہ ہی نہیں یوں ہی برائے نام بطور رسم سمجھا جائے گا، بیشک خطبہ میں وعظ جس زبان میں حاجت پوری کرسکتے ہیں کریں۔ جو لوگ خطبہ میں وعظ بزبان عجمی کرنے کے باوجود داعی شدیدہ کے منع کرتے ہیں وہ مقصود خطبہ سمجھنے سے بے خبر ہیں۔ فقط حررہ محمد ابراہیم بن مولوی احمد ساکن جزیرہ جشان۔ جواب بہت ہی صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن عبدالکریم

جواب:... خطبہ جمعہ کا ہو خواہ کسی اور محل کا مقصود صرف وعظ وتذکیر ہے۔ پس اگر یہ وعظ تذکیر صرف عربی عبارت سے ہوسکے اور اس کو اکثر مخاطبین و حاضرین مجلس سمجھیں تو عربی پر اکتفا کرنا اولیٰ ہے۔ اور اگر اکثر مخاطب عربی نہ سمجھیں تو اس کا ترجمہ ہندی میں اور دوسری زبانوں میں جو مخاطب سمجھیں ضروری ہے۔ صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے۔ کانت للنبی ﷺ خطبتان یجلس بینھما یقرأ القراٰن ویذکر الناس نودی نے شرح مسلم میں لکھا ہے۔ - فیہ دلیل للشافعی فی انہ یشترط للخطبۃ الوعظ والقرأۃ جو لوگ ہندیوں میں عربی نہ سمجھتے ہوں، صرف عربی خطبہ کو اکتفا کرنے کو واجب جانتے ہوں اور ترجمہ کرنے کو ناجائز کہتے ہیں، وہ خطبہ کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اور مقصود شرع سے بے خبر ہیں۔ اس باب میں ایک مفصل اشاعۃ السنۃ شائع ہوگا۔ اس لیے اس مقام میں زیادہ تفصیل نہیں ہوئی۔ (ابوسعید محمد حسین)

ان الحکم الا اللہ اگر کوئی شخص اس طور پر خطبہ پڑھے کہ اس میں عبارات عربی مثل آیات قرآنی اور احادیث اور ادعیہ ماثورہ کچھ نہیں ہوں تو یہ صورت جائز نہیں ہے۔ اور اگر ایسا نہ

کرے بلکہ عباراتِ عربیہ کو بھی پڑھے۔ اور اس کے بعد اس کا ترجمہ کردے تاکہ عوام الناس کو اس سے فائدہ پہنچے یہ صورت جواز کی ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کانت للنبی ﷺ خطبتان یجلس بینھما یقرأالقران ویذکرالناس۔ جب تک ترجمہ نہیں کیا جائے گا۔ تو عوام الناس کیوں کہ سمجھیں گے اور تذکیر کا اختصاص بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ اس مقام میں کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کافی ووافی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ ابوالطیب محمدالدعو بشمس الحق العظیم آبادی عفی عنہ

ابوطیب محمد شمس الحق... محمداشرف عفی عنہ... ابوعبداللہ محمدادریس

شرفیہ

خطبہ جمعہ کا مقصد حاضرین نمازیوں کی زبان میں ان کو اللہ ورسول کی باتیں قرآن پاک واحادیث صحیحہ سے سنانا ہے جس پر یہ حدیث دال ہے۔ عن جابر بن سمرۃ قال کانت للنبی ﷺ خطبتان یجلس بینھما یقرأالقران ویذکرالناس رواہ مسلم مشکوۃ ص ۱۲۳ ج ۱۔ اور یہ بدیہی امر ہے کہ تذکیر بلا تفہیم سامعین نہیں ہوسکتی اس لیے جو لوگ عربی زبان سے ناواقف ہیں عربی سے ان کی تفہیم کا حق ادا کرنا ناممکن ہے، جب تک آیات قرآنی کا مطلب خود ان کی زبان میں ان کو نہ سمجھایا جائے لہٰذا ایسا خطبہ جس کو سامعین سمجھ ہی نہ سکیں فضول ہے اور خلاف شرع بھی کیوں کہ شارع علیہ السلام کا جو مقصد عظیم ہے وہ فوت ہوجاتا ہے۔ لہٰذا دیسی زبان میں سمجھانا لازم ہے اور خلاف اس کا باطل۔ ابوسعید شرف الدین دہلوی

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول، ص ۶۲۸)

[فتاویٰ علمائے حدیث]()

جلد 04 ص 84-89

محدث فتویٰ